تینتیس ۳۳ برس میں صرف آٹھ ہی باتیں سیکھیں جو علم و عرفان کا عطر ہیں

حاتم الاصم کا بہترین تجزیہ

اقتباس از افکار امام غزالی مترجمہ مولانا محمد حنیف ندوی رفیق ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور

ایک عالم کو کن علوم اور معارف کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اس کو شفیق بلخی اور ان کے شاگرد رشید حاتم الاصم کی زبانی سنیئے، ایک دن استاد نے پوچھا:۔

تم کتنی مدت، میرے ہاں رہے؟

تینتیس برس کامل

اس طویل عرصے میں کیا حاصل کیا؟

صرف آٹھ مسائل

انا للہ! میں نے ایک عمر تمہارے ساتھ کھپائی۔ اور تم نے مجھ سے آٹھ ہی مسئلے سیکھے،

میں جھوٹ نہیں کہتا۔ آپ کی زندگی اور صحبت سے ان آٹھ نتائج و مسائل تک رسائی ہو پائی ہے

وہ آٹھ مسائل کیا ہیں، میں بھی تو سنوں:۔

سنیئے!

پہلی بات،

میں نے دیکھا کہ یہاں ہر شخص کسی نہ کسی محبوب پر دل سے فریفتہ ہے۔ لیکن اس محبت کا انجام یہ ہوتا ہے۔ کہ یہاں چاہنے والا قبر میں آسودہ ہوا، محبوب نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس پر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ نیکیوں کو اپنا معشوق ٹھہراؤں گا تاکہ جب میں مروں تو یہ آخر تک میرے ساتھ رہیں۔ اور قبر تک رفاقت کا حق ادا کریں،

یہ ایک مسئلہ ہوا۔

دوسری بات،

میں نے اس آیت پر غور کیا۔

واما من خاف مقام ربه ونهى

اور جو اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے

النفس عن الھویٰ فان الجنۃ ھی الماویٰ ، — ڈرا اور جس نے نفس کو خواہشات سے روکا تو جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے ،

تو معلوم کیا کہ اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ تب خواہشات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ دل طاعاتِ الٰہیہ پر مطمئن ہو گیا۔ یہ دوسرا مسئلہ ہوا۔

تیسری بات ،

میں نے دُنیا کے ساز و سامان کا اس نقطۂ نظر سے جائزہ لیا ہے۔ کہ یہاں جو کچھ بھی ہے۔ اس کی بہر آئینہ کچھ مقدار اور قیمت ہے۔ پھر اس حقیقت پر نظر پڑی،

ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق ، — تمہارے ہاں جو کچھ بھی ہے، ختم ہونے والا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہ باقی رہنے والا ہے،

اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان تمام اشیاء کی قدر و قیمت کو باقی رکھنے کا ایک ہی طریق ہے، کہ ان کا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر دیا جائے

یہ تیسرا مسئلہ ہے جو میں نے سیکھا ،

چوتھی بات ،

میں نے اس بات پر بھی غور کیا کہ لوگ شرف و مجد کے کن کن معیاروں کو فکر و نظر کے سامنے رکھتے ہیں، میں نے دیکھا کہ کوئی تو مال کی فراوانی پر نازاں ہے اور کسی کو حسب و نسب کی بلندگی پر گھمنڈ ہے، لیکن جو اصل معیار ہے۔ وہ اور ہی شئے ہے

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم — تم میں سے عند اللہ اکرم وہ ہے، جو متقی ہے

اس سے میں نے یہ جانا کہ اگر بزرگی حاصل کرنا ہے۔ تو تقوے سے اپنے کو آراستہ کرنا چاہئے، مال و دولت اور حسب و نسب کوئی حقیقت نہیں رکھتے،

پانچویں بات ،

میں نے جب لوگوں کی اس بیماری پر سوچ بچار کیا۔ کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو بُرا کیوں کہتے ہیں، تو اس نتیجے پر پہنچنے میں مجھے کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ کہ اس کا اصل باعث حسد ہے۔ اس لئے اس بیماری سے چھٹکارا حاصل کرنے میں لگ گیا۔

چھٹی بات

میں نے مقاتلہ ومجادلہ کے اسباب پر غور کیا، تو معلوم ہوا کہ معاملہ رزق و مال کا ہے۔ اور شیطان ان کو ایک دوسرے کے خلاف ازراہِ عداوت اُکساتا ہے۔

إن الشیطان لکم عدوّ فاتخذوہ عدوّا۔ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ لہٰذا اُسے اپنا دشمن ہی ٹھہراؤ۔

میں نے اس نصیحت پر عمل کیا۔ اور شیطان کی انگیخت سے مجتنب رہنے لگا۔

ساتویں بات

یہ حقیقت بھی میرے سامنے آئی۔ کہ یہاں کا ایک ایک فرد روٹی کے ایک ایک ٹکڑے اور ریزے کے لئے نفس کی کن کن ذلتوں کو کس طرح برداشت کر رہا ہے، حتیٰ کہ حرام تک کے ارتکاب میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ میں نے جب اس آیت پر نظر ڈالی۔

وما من دابۃ فی الارض الاعلی اللہ رزقہا — اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا ایسا نہیں جس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔

تو مجھ کو اس طرف سے یکسوئی ہوئی۔ کیونکہ میں بھی آخر انہیں چلنے پھرنے والوں میں سے ایک ہوں، جن کی روزی کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اُٹھا رکھی ہے، میں نے حصولِ رزق کے جنوں کو چھوڑا۔ اور عبادات میں مشغول ہو گیا۔

آٹھویں بات

اسی طرح انسان کی اس کمزوری پر میں نے غور کیا کہ ان میں ہر ایک فرد کسی نہ کسی مخلوق فانی پر تکیہ کئے ہوئے ہے، کسی کو اپنی صناعی پر بھروسہ ہے۔ اور کوئی صحت بدنی پر سہارا کئے بیٹھا ہے۔ میں نے سوچا یہ سارے سہارے غلط ہیں، کیوں نہ اللہ پر ہی بھروسہ کیا جائے،

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ — اور جس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔ وہ جان لے کہ وہ اس کے لئے کافی ہے۔

حاتم نے جب مسائل کی یہ تفصیل سُنی۔ تو کہا کہ واقعی تمہیں اللہ تعالیٰ نے ان صحیح باتوں کے فہم کی توفیق عطا کی ہے۔ میں نے ان تمام علوم و معارف پر غور کیا ہے، جو توراۃ وانجیل اور زبور و قرآن میں موجود ہیں، اور یہ دیکھا ہے کہ یہی آٹھ مسائل وہ مرکز و محور ہیں۔ کہ پورا دین جن کے گرد گھومتا ہے،